

37877- کیا کبیرہ گناہ روزہ باطل کر دیتے ہیں

سوال

کیا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے روزے قبول فرمائے گا جس کے پاس سودی کاروبار اور سودی بینکوں کے ساتھ بھی معاملہ ہو، اور کیا وہ سود خور ہے یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اگر تم سچے ایمان والے ہو تو جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو﴾۔ البقرة (278)۔

اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندامت ہے کہ وہ سود چھوڑ دیں اور اس سے اجتناب کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سود حرام قرار دیا ہے۔

سود کی حرمت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت حلال کی اور سود حرام کر دیا﴾۔

اور سود خوری مسلمانوں کی ذلت و پستی کا ایک سبب ہے، اس کے متعلق نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا :

(جب تم سودی کاروبار کرنے لگو گے اور کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے اور بیلوں کی دہیں پکڑ لو گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت و پستی مسلط کر دے گا اسے اس وقت تک تم سے دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں آؤ گے) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (3462) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۃ الصحیحہ (11) میں صحیح قرار دیا ہے۔

سودی بینکوں سے تعاون اور معاملات کرنے کے بارہ میں سوالات کے جوابات کی تفصیل کے لیے آپ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں سوال نمبر (8590) اور

(4714)۔

اور گناہ کبیرہ (مثلاً سودی بینک میں اکاؤنٹ حاصل کرنا) کے مرتکب کے روزہ کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ اس کا روزہ تو ہو جائے گا لیکن وہ ناقص ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے روزے کا اجر و ثواب ہی حاصل نہ ہو۔

آپ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان پر غور و فکر تو کریں :

﴿اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنے فرض کیے گئے ہیں جس طرح کہ پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو﴾۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں روزے فرض کرنے کی حکمت بیان فرمائی ہے کہ واجبات ادا کرنے اور حرام کردہ کاموں سے اجتناب کے ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری کا وسیلہ ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(جو بھی قول زور اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ بھوکا اور پیاسا رہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1903)۔

یعنی اللہ تعالیٰ روزہ رکھنے سے یہ نہیں چاہتا کہ ہم کھانا پینا چھوڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿تَاكُم تَقْوٰی وَّ پَرہیزگاری
اختیار کرو﴾۔

دیکھیں: الشرح الممتع (435/6)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

قولہ (قول زور اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے) قول زور سے جھوٹ اور جو کچھ اس کا تقاضہ مراد ہے۔

ابن عربی کا کہنا ہے کہ:

اس حدیث کا تقاضہ ہے کہ جو بھی مذکورہ اعمال کرے گا اسے روزے کا اجر و ثواب حاصل نہیں ہوگا، اور اس کا معنی یہ ہے کہ روزے کا اجر و ثواب قول زور وغیرہ کے موازنہ میں نہیں ہوگا بلکہ اس سے کم ہوگا۔

بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

روزے کی مشروعیت سے بھوک اور پیاس مراد نہیں بلکہ اس کی وجہ سے جو شہوات میں کمی اور نفس امارۃ کو نفس مطمئنہ کے مطیع کرنا مراد ہے، لیکن اگر یہ سب کچھ حاصل نہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف قبولیت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

اس حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ ان افعال کی بنا پر روزے کے اجر و ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔ انتہی۔ فتح الباری سے لیا گیا۔

واللہ اعلم۔